217

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل ۳۵۲۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✽ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

خطبہ نمبر ۶

یوم — چہارشنبہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ ماہ امان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۴ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت آج صبح نسبتاً اچھی تھی لیکن بعد دوپہر کچھ حرارت ہو گئی اور بے چینی و گھبراہٹ کی کیفیت پیدا ہو گئی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

مکرم میاں عبد الرحیم احمد صاحب کے بخار میں کمی ہے لیکن ابھی اترا نہیں احباب دعائے صحت کریں۔

آج بعد نماز مغرب زیر صدارت جناب چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے ناظر اعلیٰ مسجد اقصیٰ میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جسمیں حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کے محامد اور محاسن نہایت احسن اور مؤثر پیرایہ میں کئی احباب نے بیان کئے۔ جلسہ ساڑھے دس بجے دعا پر ختم ہوا۔

جلد ۳۲ | ۲۲ ماہ امان ۱۳۲۳ ہش | ۲۶ ربیع الاول ۱۳۶۳ھ | ۲۲ مارچ ۱۹۴۴ء | نمبر ۶۸

خطبہ جمعہ

کامل اور مخلص مومن بننے کیلئے کیا کرنا چاہیئے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۵ ماہ تبلیغ ۱۳۲۳ ہش مطابق ۲۵ فروری ۱۹۴۴ء بمقام لاہور

(مرتبہ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

جب انسان کو کوئی صداقت ملتی ہے اور وہ سمجھ جاتا ہے۔ کہ مجھے

ایک صداقت

ملی ہے۔ تو وہ قدرتی طور پر اس کے ساتھ اپنا لگاؤ ظاہر کرتا اور

اُس کے ماتحت چلنے کی خواہش

ظاہر کرتا ہے۔ یہ خواہش اتنی وسیع ہے۔ کہ جب بھی کسی اچھی چیز پر انسان کی نظر پڑتی ہے تو اس کے دل میں یہ خواہش ضرور پیدا ہوتی ہے۔ گو یہ ضروری نہیں۔ کہ انسان اسے پورا کرنے کی کوشش بھی کرے۔ اور جب تک وہ اس کو پورا کرنے کی کوشش نہیں کرتا ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ اس نے اس کی پوری قدر کی ہے۔

دنیا میں کروڑوں آدمی

ایسے ہیں۔ جو مختلف ممالک کے حالات جب کتابوں میں پڑھتے یا دوسرے لوگوں سے جو ان ممالک کی سیر کر آئے ہیں سنتے ہیں۔ تو ان کے دل میں ان ممالک کو دیکھنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اور ان کے دل و دماغ میں اچھے نظاروں کی طرف ایک لگاؤ پیدا ہوتا ہے۔ اور دل چاہتا ہے۔ کہ ان کو دیکھا جائے۔ ایسے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ جن کے دلوں میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے۔ مگر واقعہ میں دیکھنے کے لئے جو جاتے ہیں، ان کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ جب لوگ کشمیر کے حالات پڑھتے یا وہاں کے نظاروں کا ذکر دوسروں سے سنتے ہیں۔ یا یورپ کے ممالک کے حالات پڑھتے یا دوسروں سے سنتے ہیں۔ تو چاہے کسی شخص کی آمد دس روپیہ ماہوار ہی کیوں نہ ہو۔ اس کا دل ضرور چاہتا ہے۔ کہ میں بھی ان نظاروں کو دیکھوں مگر وہ خواہش عارضی ہوتی ہے۔ آتی اور گذر جاتی ہے۔ اس خواہش کے پیدا ہونے کے یہ معنے نہیں ہوتے۔ کہ یہ

حقیقی خواہش

ہے۔ بعض اوقات انسان کے دل میں خواہش تو بڑے زور کی ہوتی ہے۔ مگر اُسے پورا کرنے کی مقدرت وہ نہیں رکھتا۔ اور بعض دفعہ مقدرت اور سامان تو میسر ہوتے ہیں۔ مگر پھر بھی انسان اُسے پورا نہیں کرتا۔ ہزاروں لکھ پتی اور سینکڑوں کروڑ پتی ہندوستان میں ہیں۔ مگر کیا وہ سارے

یورپ کی سیر

کر آتے ہیں؟ ان کے دل میں خواہش بھی پیدا ہوتی ہے۔ مگر باوجود سامان ہونے کے وہ جاتے نہیں۔ اسی طرح علوم کو لے لو۔ لوگوں کے اندر یہ خواہش تو پیدا ہوتی ہے۔ کہ وہ علوم کو سیکھیں۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ فلسفہ ایک دلچسپ چیز ہے۔ منطق۔ علم النفس۔ علم ریاضی اور دیگر علوم بہت مفید ہیں۔ ڈاکٹر بننا بڑی اچھی بات ہے۔ وکیل بڑا اچھا ہوتا ہے۔ ہر اچھے پیشے کو دیکھکر انسان کے اندر اسے سیکھنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ جب ایک آدمی کسی ڈاکٹر سے خوش ہوتا ہے۔ تو خیال کرتا ہے کہ وہ خود یا اُس کا لڑکا ڈاکٹر ہو۔ جب وکیل کو دیکھکر خوش ہوتا ہے تو اس کے اندر یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ وہ خود وکیل بنے یا اپنے لڑکے کو وکالت کی تعلیم دلوائے۔ غرضیکہ

ہر علم اور ہر پیشہ

کو دیکھ کر یہ خواہش پیدا ہوتی ہے۔ کہ اُسے حاصل کروں۔ مگر کیا اس خواہش کے پیدا ہونے سے ہر شخص ڈاکٹر یا وکیل یا انجینئر بن جاتا ہے۔ یا اپنے بیٹوں کو بنا لیتا ہے۔ نہیں بلکہ بسا اوقات اُسی دن بلکہ ایک گھنٹہ کے بعد اُسے یہ امر یاد بھی نہیں رہتا۔ تو محض

خواہش کا دل میں پیدا ہونا

کسی کو اس پیشہ یا فن کی خوبیوں سے متمتع نہیں کر سکتا۔ یہ نہیں ہوتا۔ کہ آج کسی کے دل میں ڈاکٹر بننے کی خواہش پیدا ہو۔ تو اگلے روز مریض اس کے پاس علاج کے لئے چلے آئیں۔ یا وکیل بننے کی خواہش ہو۔ تو لوگ اس کے پاس مقدمات لے آئیں۔ یا اگر دل میں یہ خواہش پیدا ہو کہ میں تاجر بنوں گا۔

تعزیت کے تار

(۱)

جہلم ۲۰ مارچ۔ جماعت احمدیہ جہلم حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی وفات پر دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ امیر جماعت

(۲)

ڈسکہ ۲۰ مارچ۔ حضرت میر صاحب کی وفات کی خبر سخت صدمہ کا باعث ہوئی۔ جماعت ڈسکہ دلی ہمدردی پیش کرتی ہے۔
شکر اللہ خاں امیر جماعت

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

تو اگلے روز تھوک فروش وہ کاندار اسے ہول سیل نرخ پر مال دے دیں. محض اسلئے کہ اس کے دل میں تاجر بننے کی خواہش پیدا ہوئی تھی. یہ خواہش پیدا ہونے کے باوجود وہ جب بازار سے اپنی ضروریات خریدنے جائیگا. تو

ایک عام فرد کی طرح

ہی سودا لے گا. یہ نہیں کہ دوکاندار اسے ایک تاجر کی حیثیت سے مال دیدیں گے قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین یعنی جب کفار

قرآن کریم کی تعلیم

سنتے ہیں. اخلاق یا نظام قومی کے متعلق اسلامی ہدایات کا ان کو علم ہوتا ہے. ہمسایوں کے متعلق عورتوں، خاوندوں والدین بچوں، غریبوں، مسافروں کے متعلق اسلام نے جو تعلیم دی ہے. مزدوروں اور سرمایہ داروں کے بارہ میں جو احکام دیئے ہیں. ان سے ان کو آگاہی ہوتی ہے. اور ہر شخص دیکھتا ہے. کہ اس میں اس کے حقوق کی حفاظت کی گئی ہے. اور ایسے قوانین بنائے گئے ہیں. کہ کوئی کسی کا حق نہ دبا سکے. ہر ایک اطمینان حاصل کر سکے. ایک مزدور جو رات دن اپنے مالکوں سے لڑتا جھگڑا کرتا ہے. کہ میرا یہ حق نہیں ملا وہ نہیں ملا جب دیکھتا ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم ایسی ہے. کہ جس سے اس کے تمام حقوق محفوظ ہو جاتے ہیں. تو وہ بے ساختہ پکار اٹھتا ہے. کہ یہ بات بڑی اچھی ہے اسی طرح عورتوں اور مردوں کا حال ہے. ہر ایک کے حقوق کی حفاظت تسلی بخش طور پر اسلام نے کی ہے. اور جو بھی اپنے متعلق اس کی تعلیم سے آگاہ ہوتا ہے. وہ اس کی خوبی کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے. مگر اس کا نتیجہ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالےٰ اسے کہے گا. کہ اے مسلمان آ تجھے میں جنت میں داخل کروں. کیونکہ اس کے یہ معنے نہیں. کہ اس شخص کے دل میں ایمان پیدا ہو چکا ہے. یہ تو

اسلام کی تعلیم کی خوبی

کی علامت ہے. جیسے کشمیر کے حالات پڑھ کر یا سنکر انسان کے دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے. کہ میں بھی اسے دیکھوں یورپ کے حالات معلوم کر کے وہ چاہتا ہے. کہ ایسے اچھے نظارے کا مشاہدہ کروں. تو اس کا یہ نتیجہ نہیں ہوتا. کہ اگلے دن لوگ اس کے پاس ان مقامات کے حالات یہ سمجھ کر سننے کے لئے آجائیں کہ اس کے دل میں چونکہ ان کو دیکھنے کی خواہش پیدا ہوئی تھی. اس لئے یہ ان کو دیکھ چکا ہوگا. بلکہ خواہش کا پیدا ہونا تو محض ان مقامات کے حالات بیان کردہ نظاروں کی خوبی کی دلیل ہے. اسی طرح اسلام کی تعلیم کی خوبی کا اقرار محض اس تعلیم کی برتری کی دلیل ہے. اس سے نہ تو خود وہ انسان اپنے آپ کو مسلمان سمجھنے لگتا ہے. اور نہ ہی اللہ تعالےٰ اسے مسلمان سمجھ کر اس سے معاملہ کرے گا. اگر کسی شخص کے دل میں یہ خواہش پیدا ہو. کہ میں ملک کے لئے لڑوں. تو گورنمنٹ اس کی تنخواہ مقرر نہیں کر دیتی. یہی حال دین اور ایمان کا ہے. اگر ایمان لانے کی دل میں

محض خواہش

پیدا ہو. تو ایسا شخص خدا تعالےٰ کے ہاں مومن شمار نہیں ہونے لگتا. جیسے ایک شخص مثلاً مزدوروں کے بارہ میں اسلام کی تعلیم کو پڑھتا یا سنتا. اور اس کی تعریف کرتا ہے. جب اسے معلوم ہوتا ہے. کہ

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں

ہر شخص کی روٹی اور کپڑے کی ذمہ دار حکومت تھی اور تعلیم کا بندوبست بھی حکومت کرتی تھی اور دوسری طرف یہ دیکھتا ہے. کہ ہندوستان میں لاکھوں کروڑوں لوگ ایسے ہیں. جن کو پیٹ بھر کر کھانا نہیں ملتا تو وہ بے اختیار کہہ اٹھتا ہے. کہ کاش ہمیں بھی ایسی حکومت نصیب ہوتی. مگر اس کے یہ معنے نہیں. کہ ایسا کہنے والا مسلمان ہو گیا. کیا کوئی مسلمان اسے مسلمان سمجھ کر اس سے رشتہ وغیرہ قائم کرنے کو تیار ہوگا ہرگز نہیں بلکہ اس کے معنے تو صرف یہ ہیں کہ

تمدن کے متعلق اسلام کی تعلیم

کو لوگ برتر اور افضل سمجھتے ہیں. یا مثلاً ایک عورت ہے. جس کی اپنے خاوند سے لڑائی رہتی ہے. اور خاوند اس کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتا. کسی مسلمان عورت کے ساتھ اس کی ملاقات ہو. اور اس کو پتہ لگے. کہ اسلامی نظام اور احکام کے ماتحت عورت طلاق حاصل کر سکتی ہے اور وہ یہ بات معلوم کر کے کہے کاش ہمارے مذہب میں بھی ایسا ممکن ہوتا. تو اس کے یہ معنے ہرگز نہیں ہو سکتے. کہ وہ مسلمان ہو گئی. نہ وہ اللہ تعالےٰ کے حضور مسلمان سمجھی جائے گی. اور نہ لوگ اسے مسلمان سمجھ کر اس سے ایسا سلوک کریں گے. جو ایک مسلمان دوسرے سے کرتا ہے. اس کے دل پر چونکہ چوٹ لگی ہوئی تھی جب اسے معلوم ہوا. کہ اس کی

مشکل کا حل

اسلامی تعلیم میں موجود ہے. تو وہ اس کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکی. مگر اس کے معنے صرف یہ ہیں. کہ وہ اس بارہ میں اسلام کی تعلیم کی برتری کا اعتراف کرتی ہے۔

غرض ہر شخص جب اپنے پیشہ یا اپنے طبقہ کے لئے اسلام کی تعلیم معلوم کرتا تو بے اختیار کہہ اٹھتا ہے. کہ کاش ہمارے ہاں بھی ایسے ہی احکام ہوتے. مگر اس کے یہ معنے ہرگز نہیں. کہ وہ مسلمان ہو گیا نہ لوگ اسے مسلمان سمجھتے ہیں. اور نہ اللہ تعالےٰ اسے مسلمان قرار دیتا ہے. اس قسم کی

ہزاروں مثالیں

دنیا میں موجود ہیں. اور ہزاروں قسم کے لوگ ہیں. جو اپنی اپنی حیثیت مثلاً باپ بیٹا بھائی بہن. ماں باپ. خاوند بیوی مزدور آقا کی حیثیت سے اسلام کی تعلیم کی برتری کا اقرار کرتے ہیں. اپنے اپنے مذہب کی تعلیم سے دکھی دلوں کو جب اسلام کی تعلیم کا علم ہوتا ہے. تو وہ کہہ اٹھتے ہیں کہ کاش ہمارے مذہب میں بھی ایسے ہی احکام ہوتے. مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ وہ مسلمان ہو گئے. اور اللہ تعالےٰ ان کے ساتھ ایک مسلمان کے طور پر سلوک کریگا اسی مثال کو ہر شخص اپنے اوپر چسپاں کر کے دیکھے. ہم جب دین کی بات سنتے ہیں. اسلامی احکام سنتے یا قرآن کریم میں پڑھتے ہیں. تو ہمارے اندر بھی یہ خواہش پیدا ہوتی ہے. کہ ان پر عمل کریں. جب ہم یہ معلوم کرتے ہیں. کہ دوسرے لوگ اسلام اور سلسلہ کے لئے اپنا وقت. اپنا علم اپنا مال و دولت قربان کرتے ہیں تو ہمارے دل میں بھی یہ خواہش پیدا ہوتی ہے. کہ ہم بھی ایسا کریں. مگر محض اس خواہش کے پیدا ہونے سے اسلام یا سلسلہ کو کوئی فائدہ نہیں پہونچ سکتا. محض دل میں

قربانیوں کی خواہش

کے پیدا ہونے پر تو ہمارے متعلق وہی بات کہی جا سکتی ہے. جو قرآن کریم نے ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین بیان فرمائی ہے. اور ہمارے متعلق اس کے بجائے یہ کہا جا سکے گا. کہ ربما یود الذین اسلموا لو کانوا مخلصین اور جس طرح ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین کے مصداق لوگ مسلم کا مقام نہیں پا سکتے. اسی طرح ربما یود الذین اسلموا لو کانوا مخلصین کے مصداق لوگ مخلصین کا مقام حاصل نہیں کر سکتے. اگر اس آیت کے یہ معنے ہیں. کہ وہ کافر مسلمان ہو گئے. تو بے شک قربانی کی خواہش پیدا ہونے پر ہم لوگ بھی مخلص کہلا سکیں گے. لیکن جب یہ خواہش کہ کاش ہمارے ہاں بھی ایسی ہی تعلیم ہوتی. کفار کو مسلم نہیں بنا سکتی. تو محض قربانی کی خواہش کا پیدا ہونا ہمارے اندر اخلاص کے موجود ہونے پر کیونکر دلالت کر سکتا ہے. اگر کوئی کہے کہ میں تو

سچی خواہش

رکھتا ہوں. کہ دین کے لئے قربانی کروں. تو ہم کہیں گے. کہ وہ عورت جو ازدواجی زندگی کی پریشانیوں میں مبتلا ہے. وہ بھی تو سچی خواہش ہی رکھتی ہے. کہ کاش خلع کے مسئلہ پر وہ عمل کر سکتی. اسی طرح ہر شخص جو اپنی حیثیت کے لحاظ سے دکھی ہے جب اسلام کی تعلیم کو سنتا. تو اس کے دل میں بھی سچے طور پر یہ خواہش پیدا ہوتی ہے. کہ کاش اسلام کے اس حکم پر وہ اور اس کے ساتھی عمل کر سکتے. یہ تو ہو سکتا ہے. کہ کسی غیر مسلم کو خلع کے مسئلہ سے اختلاف ہو. کیونکہ اس کے دل پر کوئی

چوٹ نہ لگی ہو۔ لیکن جس کے دل پر چوٹ لگی ہو۔ وہ یقیناً اس سے اتفاق کریگا اور اس کے دل میں یہ سچی خواہش پیدا ہوگی۔ کہ یہ حکم ان کے ہاں ہونا چاہیئے اس طرح جن لوگوں کو اسلام سے بغض نہیں۔ اسلامی احکام کو سنکر ان کے دل میں بھی لازماً یہ خواہش پیدا ہوتی ہے۔ کہ ان کے ہاں بھی یہ تعلیم رائج ہو۔ اور اس طرح فرداً فرداً بنی نوع انسان سے سائیسے اسلام کے مفید ہونے کی تصدیق کرائی جا سکتی ہے۔ اور کوئی حکم اسلام کا ایسا نہیں۔ جس کی تصدیق نہ ہو سکے۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ جو لوگ یہ تصدیق کرتے ہیں۔ وہ مسلمان ہو گئے۔ بعض لوگ خلع کے قانون کی تصدیق کرنے والے ہونگے بعض قانون وراثت کی۔ بعض ان قوانین کی جو مزدوروں کے متعلق ہیں۔ اور بعض ان کی جو آقاؤں کے متعلق ہیں۔ اسی طرح

اسلام کے ہر حکم کی تصدیق

کرنیوالے لاکھوں لوگ مل جائیں گے۔ مگر ان میں سے کسی ایک کو بھی مسلمان نہیں کہا جا سکتا اس تصدیق کے معنے صرف یہ ہوں گے۔ کہ اسلامی تعلیم بہت اعلےٰ ہے۔ اسی طرح ہم میں سے جو لوگ یہ خواہش رکھتے ہیں۔ کہ ہم بھی دین کے لئے قربانیاں کریں۔ اسلام کی خدمت کریں۔ وہ خدا تعالےٰ کے ہاں خدمت کرنے والے شمار نہیں ہو سکتے

اس خواہش کے یہ معنے ہیں۔ کہ ان کے نزدیک خدا تعالےٰ کے احکام بہت ضروری ہیں۔ لیکن اس سے وہ

کامل اور مخلص مومن

نہیں بن سکتے۔ کامل اور مخلص مومن وہی ہے۔ جو عملی طور پر بھی قربانی کرتا ہے۔ اور جو خدمت اس کے سپرد کی جاتی ہے۔ اور جو ذمہ واری اس پر ڈالی جاتی ہے۔ اس کو پوری طرح ادا کرتا ہے۔ ایسے لوگ جو خدمات نہیں کر سکتے۔ ان کا بھی ثواب پاتے ہیں۔ جو خدمت ان کے سپرد ہوتی

ہے۔ اس کا ثواب تو ملتا ہی ہے۔ لیکن جن خدمات کا موقعہ ان کو میسر نہیں آتا ان کا ثواب بھی ان کو مل جاتا ہے۔ ان کی مثال اس شخص کی ہے۔ جو بوجہ کسی بیماری کے اپنا ایک ہاتھ یا کوئی دوسرا عضو وضو کے وقت دھو نہیں سکتا۔ لیکن اس کے نہ دھونے کے باوجود اس کا وضو مکمل ہو جاتا ہے۔ اسکا طرح وہ مومن جو ان خدمات کو پوری طرح ادا کرتے ہیں جو ان کے سپرد ہیں ان سے جو خدمات رہ گئیں ان کی وجہ

سے اللہ تعالےٰ ان کو نہیں پکڑے گا۔ ایک شخص نماز باقاعدہ اور باجماعت پڑھتا ہے۔ اپنی حیثیت کے مطابق چندہ دیتا۔ اور تبلیغ کرتا ہے۔ لیکن اس کے پاس اتنا مال جمع نہیں۔ کہ زکوٰۃ ادا کرے تو وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک ایسا ہی سمجھا جائیگا۔ کہ گویا اس نے زکوٰۃ ادا کر دی۔ یا اگر وہ حج نہیں کر سکا۔ کیونکہ اس کے حالات ایسے نہ تھے۔ کہ اس پر حج فرض ہوتا۔ تو وہ خدا تعالےٰ کے دفتر میں حج کرنے والوں میں ہی لکھا جائیگا کیونکہ اس نے دوسرے احکام پر عمل کر کے یہ ثابت کر دیا۔ کہ اگر اسے توفیق ملتی۔ تو وہ ضرور ان نیکیوں کو بھی بجالاتا جو وہ بجا نہ لا سکا۔ ایسی صورت میں بے شک اس کی خواہش ہی اس کے عمل کے مترادف ہوگی۔ کیونکہ اگر اس نے زکوٰۃ نہیں دی۔ تو اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ اس کے لئے زکوٰۃ ادا کرنے کا موقعہ ہی نہ تھا۔ اگر اس نے حج نہیں کیا۔ تو اس واسطے کہ وہ ایسا کرنے سے معذور تھا۔ اس لئے اس کی خواہش ہی کافی سمجھی جائیگی اللہ تعالےٰ کا اپنے بندوں سے یہی سلوک ہے۔ پس دل میں نیکی کی خواہش کا پیدا ہونا کافی نہیں۔ ہاں جن نیکیوں کی توفیق انسان کو ملتی ہے۔ جن کے کرنے کا اس کے لئے موقعہ ہے۔ اگر وہ انہیں ادا کرتا ہے۔ تو بیشک جن نیکیوں کے کرنے کی طاقت اسے نہیں اللہ تعالےٰ کے دفتر میں اس کا نام ان کے

لدھیانہ میں جماعت احمدیہ کا عظیم الشان جلسہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح المصلح الموعود ایدہ اللہ بھی شمولیت فرمائینگے

اللہ تعالےٰ نے ہوشیارپور کو اس طرح نوازا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مقام سے اللہ تعالےٰ سے خبر پاکر مصلح موعود کی پیشگوئی فرمائی۔ پھر اللہ تعالےٰ کے فضل نے لدھیانہ کو اس طرح خاص برکت دی۔ کہ اس مقام پر مصلح موعود کی ولادت باسعادت پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سلسلہ بیعت کا آغاز فرمایا۔ پھر اللہ تعالےٰ نے لاہور کو یہ شرف بخشا۔ کہ وہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز پر یہ ظاہر فرمایا۔ کہ حضور ہی وہ مصلح موعود ہیں۔ جس کا وعدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فرمودہ پیشگوئی میں ہے۔ ۲۰ فروری گزشتہ کو جماعت احمدیہ نے ہوشیارپور میں اور ۱۲ مارچ کو لاہور میں جمع ہو کر اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کیا۔ اب جماعت احمدیہ لدھیانہ کے زیر اہتمام ۲۳ مارچ کو جو کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ میں ایک اہم دن ہے (کیونکہ اس روز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دار البیعت لدھیانہ میں حسب ایماء الٰہی پہلی دفعہ بیعت لی) جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں جماعت احمدیہ اللہ تعالےٰ کے حضور اس کے فضلوں کا شکر ادا کرے گی۔ جن احباب نے ہوشیارپور اور لاہور کے جلسوں میں شرکت فرمائی ہے۔ وہ ان روح پرور مناظر کو کبھی بھول نہیں سکتے۔ اور یقیناً ہر فرد نے اپنی بساط کے مطابق روحانیت میں ترقی بھی کی ہے۔ ایسے احباب کو کسی مزید تحریک کی ضرورت نہیں۔ اب ان احباب کے لئے بھی موقعہ ہے جو کسی مجبوری کی وجہ سے ہوشیارپور یا لاہور کے جلسہ میں شریک نہیں ہو سکے وہ لدھیانہ کے جلسہ میں ضرور شریک ہوں۔ اور زندہ خدا کی زندہ آیات اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ قیام وطعام کا انتظام جماعتی چندہ سے کیا جائیگا۔ جلسہ کا وقت $3\frac{1}{2}$ بجے بعد دوپہر سے $6\frac{1}{2}$ بجے تک ہوگا۔ مقام جلسہ کی اطلاع سٹیشن پر دی جائیگی۔ خاکسار:۔ برکت علی لائق امیر جماعت احمدیہ لدھیانہ

کرنے والوں میں ہی لکھا جائے گا۔ پس انسان کو چاہیئے۔ کہ جو

نیک خواہشیں

وہ پوری کر سکتا ہے۔ انہیں پورا کرے۔ پھر وہ خواہشات جن کا پورا کرنا اس کے اختیار میں نہیں۔ ان کا اجر اللہ تعالےٰ اُسے خود بخود دے گا۔ جس درجہ کے مطابق اس کی نیکیاں ہوں گی۔ اسی درجہ کے مطابق اُسے ان نیکیوں کا ثواب مل جائے گا۔ جن کا کرنا اس کے اختیار سے باہر ہو گا۔ ایک شخص نماز پڑھتا۔ روزے رکھتا۔ چندہ دیتا۔ تبلیغ کرتا اور وہ تمام نیکیاں کرتا ہے۔ جو وہ کر سکتا ہے۔ تو جس درجہ کے مطابق اس کی یہ نیکیاں ہوں گی۔ اُسی درجہ کا اُسے زکوٰۃ کا ثواب مل جائے گا۔ اسی درجہ کا اسے حج کا ثواب مل جائے گا۔ اگر

معذوری کی وجہ

سے وہ زکوٰۃ ادا نہ کر سکا۔ یا حج نہ کر سکا ہو۔ لیکن اگر کسی کے دل میں کوئی نیک خواہش پیدا ہو۔ وہ اسے پورا کر بھی سکتا ہو۔ ادا نہ کرے۔ تو اس نیک خواہش کے صرف پیدا ہونے سے اُسے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی مثال انہی لوگوں کی ہوگی۔ جن کا ذکر ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین میں کیا گیا ہے۔ ایسے لوگ اسلامی احکام کی صحت و درستی کے قائل ہیں۔ مانتے ہیں۔ کہ یہ تعلیم بڑی اچھی ہے۔ اسے اپنے ہاں جاری کرنے کا احساس بھی ان کے دل میں ہوتا ہے۔ اور اس کی زبردست خواہش پائی جاتی ہے۔ مگر ان سب باتوں کے باوجود وہ ہیں کافر کے کافر۔ اسی طرح وہ مومن جو نیک خواہشات کو پورا کرنے کی طاقت رکھنے کے باوجود انہیں پورا نہیں کرتا۔ اور سمجھتا یہ ہے۔ کہ دوسرا موقعہ آنے پر پورا کرے گا۔ وہ غیر مخلص کا غیر مخلص ہی ہے۔

پس اپنے

جذبات۔ احساسات اور خیالات

کو ٹٹولو۔ اور سوچو۔ کہ تم پر جو ذمہ واریاں ہیں۔ تم ان کو اس معیار کے مطابق ادا کرتے ہو یا نہیں۔ جو تم کر سکتے ہو۔ اور دین کے لئے جتنی قربانی تم کر سکتے ہو۔ اتنی کرتے ہو یا نہیں۔ اگر کرتے ہو۔ تو جن کا کرنا تمہارے قبضہ اور طاقت میں نہیں اُن کے کرنے کی خواہش کی وجہ سے ہی اللہ تعالےٰ تمہیں ان کا اجر دے دیگا۔ لیکن اگر جو کچھ تم کر سکتے ہو۔ وہ بھی نہیں کرتے۔ تو یہ کہنا کہ دوسری نیکیوں کا موقعہ اگر ملے۔ تو تم وہ ضرور کرو گے۔ بالکل غلط خیال ہے۔ اگر چندہ دے سکنے کے باوجود ایک شخص چندہ نہیں دیتا۔ تو اس کا یہ کہنا کہ اگر دین کے لئے جان دینے کا موقعہ ملے۔ تو میں ضرور دے دوں۔ کیونکر درست سمجھا جا سکتا ہے۔ جو شخص

تھوڑی سی مالی قربانی

نہیں کر سکتا۔ یہ کیونکر سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ وہ جنگ میں جان بھی دے دیگا۔ پس اپنے نفسوں کا محاسبہ کرو۔ اور دیکھو۔ کہ تم ان نیک خواہشات کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہو یا نہیں۔ جن کو تم پورا کر سکتے ہو۔ اگر کرتے ہو۔ تو یقیناً تمہیں ان کا ثواب بھی ملے گا۔ جن کا پورا کرنا تمہارے اختیار میں نہیں۔ یہ

ایک ایسا گُر

ہے۔ کہ جس سے بہت فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اور اس کے مطابق اگر مومن اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے تو

ایمان اور عمل

میں بہت ترقی کر سکتا ہے ٭

وصیّت

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۷۲۱۶ منکہ عائشہ بی بی صاحبہ بیوہ اللہ دتا صاحب قوم جنجوعہ عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن مسجد فضل قادیان ڈاکخانہ خاص۔ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد صرف یکصد روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور یہ رقم ۲۵ روپے نقد ادا کر دیتے ہیں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اور کوئی جائداد یا زیور نہیں ہے۔ العبد نشان انگوٹھا عائشہ بی بی موصیہ گواہ شد اللہ دتہ دکاندار گواہ شد آل احمد خان

سودیشی — جاپان میں بنا ہوا

اس جنگ نے ثابت کر دیا ہے کہ جاپان دنیا کی سب سے دغاباز قوم ہے۔ اس کے وعدوں کی کوئی حقیقت نہیں عین اس وقت جب کہ جاپانی نمائندے امریکہ کے پایہ تخت میں سمجھوتے کی بات چیت میں مصروف تھے جاپانی سمندری و ہوائی افواج نے امریکنوں پر پرل ہاربر میں اچانک حملہ کر کے اپنی دغا بازی کا پورا پورا ثبوت دے دیا۔

اسی طرح تجارت میں بھی جاپانی تاجر اپنی چال بازی اور بد دیانتی کی وجہ سے بدنام ہیں۔ دوسرے کارخانوں کے قیمتی ٹریڈ مارک چرالینا اور مشہور اشیا کی گھٹیا نقالی کر کے لوگوں کی آنکھوں میں خاک جھونکنا اُن کا شیوہ ہے۔

اس دھوکے بازی کی ایک مثال یہ بھی ہے جب ہندوستان میں کھدر کا پرچار ہوا تو انھوں نے جاپان میں مشینوں سے کپڑا بنایا اور ہندوستانی بازاروں میں اُسے اصلی کھدر کے نام سے فروخت کرنا شروع کیا۔ مگر بہت جلد اُن کی قلعی کھل گئی۔ دوران جنگ میں بھی ہندوستان کو جاپانیوں کے پُر فریب وعدوں کی حقیقت معلوم ہو چکی ہے۔

سب جاپانی ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں اور ہمیشہ ایک رہیں گے۔ دنیا کی تہذیب یافتہ اور شائستہ قوموں میں اُنکے لئے جگہ نہیں۔ اُن کو شکست فاش دینی چاہئے۔ انہیں بلاشرط ہتھیار ڈالنے پر مجبور کرنا چاہئے۔ ورنہ اُن کے اس قسم کے اچانک حملوں سے ہم محفوظ نہیں رہ سکتے۔

AAA 575

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۰ مارچ۔ ماسکو کا تازہ اعلان مظہر ہے کہ یوکرین میں روسی فوجیں ونٹسا کے شہر میں داخل ہو گئی ہیں۔ جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ونٹسا کے کوچہ و بازار میں دست بدست لڑائی ہو رہی ہے۔

ایک اور اطلاع مظہر ہے کہ بحر اسود کی بندرگاہ نکولائیف کے باہر لڑائی ہو رہی ہے۔

طہران ۲۰ مارچ۔ ایران کے وزیر اعظم آقائے علی سہیلی اور مجلس وزراء کے تمام وزراء مستعفی ہو گئے ہیں۔ کل آپ نے اپنا اور اپنے رفقاء کابینہ کا استعفیٰ دستور کے مطابق بادشاہ کے حضور میں پیش کر دیا۔

لاہور ۲۰ مارچ۔ پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے صدر مجلس استقبالیہ میاں ممتاز دولتانہ ایم۔ ایل۔ اے نے اپنے خطبہ میں کہا کہ پنجاب کے مسلمانوں کو ایک سیاسی پلیٹ فارم پر جمع نہ ہونے دینے والے مسلمانوں کے سخت دشمن ہیں۔ ہم اسے مسلم ماس کنٹیکٹ کی سی تحریک تصور کرتے ہیں۔ اور اس کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔ بڑے بڑے سرمایہ دار لینڈ لارڈوں نے ہم پر اپنی لیڈر شپ ٹھونس رکھی ہے۔ اور یہ لوگ غیر ملکی بیوروکریسی کے ایجنٹ ہیں۔ ہمیں ان کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔

لنڈن ۲۰ مارچ۔ پرل ہاربر (ہنولولو) کے امریکی بحری مستقر سے اعلان ہوا ہے۔ کہ ہمارے طیاروں نے جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب کو جاپان کی اصل سرزمین کے شمالی جزیرں پر حملے کئے۔ پہلا حملہ پیرامشہرو کے جزیرہ پر ہوا۔ اس کے بعد مت سوا اور شموشمو پر بم برسائے گئے۔ یہ جزیرے اصل جاپان کے لئے بیرونی حصار دفاع کی حیثیت رکھتے ہیں۔

لنڈن ۲۰ مارچ۔ سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ اراکان کے سارے محاذ پر دیکھ بھال کرنے والے دستے سرگرمی دکھاتے رہے۔ مایو کے پہاڑی علاقے میں مانگڈا۔ بوتھیڈانگ روڈ کے شمال اور جنوب میں اتحادی دستے کچھ اور آگے بڑھ گئے ہیں۔

جاپانیوں نے سرنگوں کے علاقے میں ایک اتحادی فوج پر حملہ کیا تھا۔ لیکن اسے ناکام بنا دیا گیا۔ کالاڈان کی وادی میں اتحادی اور جاپانی دستوں میں بدستور لڑائی ہو رہی ہے۔ اس جگہ اتحادی فوجوں نے جاپانیوں کو سخت نقصان پہنچایا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ جاپانیوں نے کئی ایک مقامات سے دریائے چندون کو عبور کر لیا ہے۔ اور وہ بہت بڑے حملہ کی تیاری میں مصروف ہیں۔ شمالی برما میں جو اتحادی فوجیں اتری تھیں۔ دشمن سے ان کی مڈبھیڑ شروع ہو گئی ہے۔ چینی فوج کے محاذ سے یہ اطلاع ملی ہے کہ جاپانیوں نے ان کا زبردست مقابلہ شروع کر دیا ہے۔

نئی دہلی ۲۰ مارچ۔ گریگوری کمیٹی نے سفارش کی ہے۔ کہ گندم کی قیمت ساڑھے نو روپے فی من مقرر کی جائے۔ لیکن باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ کمیٹی نے یہ فیصلہ متفقہ طور پر نہیں کیا۔ کمیٹی نے حکومت پنجاب سے سفارش کی ہے کہ چاول کی قیمت ۱۲ روپے فی من کے لگ بھگ مقرر کی جائے۔ چنے اور جو کی قیمت گندم کی قیمت کے تناسب سے مقرر کی جائے گی۔ اور یہ تناسب گندم کی قیمت کے ⅔ کے برابر ہو گا۔

لنڈن ۲۰ مارچ۔ کل رات برٹش براڈکاسٹنگ کارپوریشن نے رومانیہ کے نام ایک انتباہ نشر کیا۔ اور کہا کہ روسی فوجیں دریائے ڈنیسٹر کو عبور کر رہی ہیں۔ اس سے رومانوی عوام کو سبق حاصل کرنا چاہیئے کہ جرمن جس ناقابل تسخیر یورپ کے سبز باغ دکھا رہے ہیں۔ اس کی حقیقت کیا ہے۔ اہل رومانیہ کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ جرمنی کی شکست یقینی ہے۔ اگر رومانوی عوام نے اب بھی جنگ سے علیحدگی اختیار نہ کی تو وہ اپنی آزادی سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ اور ان کی قسمت کا بھی وہی فیصلہ ہو گا۔ جو جرمنی کی قسمت کا ہو گا۔

لاہور ۲۰ مارچ۔ مسٹر جناح نے اپنی افتتاحی تقریر میں کہا کہ آپ قربانی کے بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں لیکن اگر آپ سے کہا جائے کہ محنت کرو۔ تو یہ کام آپ کے لئے مشکل ہے۔ میں آپ سے یہ قربانی چاہتا ہوں۔ کہ آپ صنعتی تعلیم حاصل کریں۔ بلاشبہ آپکو وزارت سے شکایتیں ہیں۔ اسمبلی میں مسلم لیگ پارٹی بن چکی ہے۔ اگر اس پارٹی نے ایمانداری سے کام کیا۔ تو یہ پارٹی اور اس کے وزراء نہ صرف پنجاب بلکہ تمام اسلامی ہند کی زبردست خدمت کر سکتے ہیں۔ اس اکثریت والے صوبہ میں مسلمانوں کو ان کا جائز حصہ نہیں مل رہا۔ اگر یہ وزراء صدق دلی اور وفاداری سے کام کریں۔ تو مسلمانوں کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اور اس صورت میں صرف چھ ماہ میں انقلاب آ سکتا ہے۔

دہلی ۲۰ مارچ۔ آج سنٹرل اسمبلی میں فنانس بل کی دوسری خواندگی پر بحث جاری رہی۔ سر فریڈرک جیمز نے انڈین نیوی کی خدمات کو سراہا اور جہازیوں و لوئر گریڈ کے ملازموں کی تنخواہوں میں اضافہ کی طرف توجہ دلائی۔ نیز نئی صنعتیں جاری کرنے پر بھی زور دیا گیا۔

دہلی ۲۰ مارچ۔ لارڈ لوئی مونٹ بیٹن نے شمالی برما میں اتحادی افواج کی کامیابیوں پر اظہار اطمینان کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ ان فوجوں نے ایک مضبوط دشمن کا کامیابی سے مقابلہ کیا ہے اور ایسا شاندار کام کیا ہے جو اتحادی فتح میں بہت ممد ہو گا۔ شمالی برما میں دشمن کی صفوں کے پیچھے ہوائی جہازوں سے فوجیں اتارنے کی تجویز سب سے پہلے لارڈ لوئی نے ہی پیش کی تھی۔

لنڈن ۲۰ مارچ۔ روسی افواج دریائے ڈنیسٹر کو پار کرنے کے بعد دو حصوں میں تقسیم ہو گئی ہیں۔ ایک حصہ تو پولینڈ کی پرانی سرحد کے اندر بڑھ رہا ہے۔ اس سے جرمنوں کو سخت خطرہ لاحق ہو رہا ہے۔ روسی افواج رومانیہ۔ ہنگری اور چیکوسلواکیہ کی سرحدات کے قریب پہنچ گئی ہیں۔

لنڈن ۲۰ مارچ۔ جرمن اٹلی میں کاسینو میں رسد اور کمک لانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور انہوں نے ایک چھوٹی سی پہاڑی پر قبضہ بھی کر لیا ہے۔ شہر کے اندر اور راہب خانہ والی پہاڑی کی ڈھلوان پر بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ پانچویں فوج کے محاذ پر صرف مقامی جھڑپیں ہوئیں۔ آٹھویں فوج کے گشتی دستوں کی دشمن سے جھڑپیں ہوئیں۔ دشمن کے کچھ آدمی پکڑ لیے گئے۔ اتحادی طیاروں نے اٹھارہ سو بار پرواز کی۔ اور دشمن کے ۳۲ طیارے برباد کئے گئے۔ ۱۷ اتحادی طیارے بھی لاپتہ ہیں۔ انزیو کے علاقہ میں اتحادی جنگی جہازوں نے کامیابی سے دشمن پر گولے برسائے۔ نیز تین جہاز ڈبو دیے۔ ایک اور کو شدید نقصان پہنچا۔ انزیو کے مغرب کی طرف امریکن کشتیوں نے دشمن کے دو جہاز۔ ایک تارپیڈو بوٹ اور ایک سامان اتارنے والی کشتی ڈبو دی۔

لنڈن ۲۰ مارچ۔ آج برطانوی طیاروں نے شمالی فرانس پر حملے کئے۔ گذشتہ شب مغربی اور وسطی جرمنی میں دشمن کے ٹھکانوں کو نشانہ بنایا گیا۔ اور دشمن کے سمندروں میں سرنگیں بچھائیں۔